انوار حیات

ناموسِ رسالت کے تحفظ میں
مفتی ضیا احمد قادری رضوی کی قلم کاریاں

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

قلم ہے کوہ سے دریا نکالنے والا
قلم ہے چشمۂ شیریں اچھالنے والا
قلم ہے خنجرِ خونخوار عشق کا رہبر
قلم ہے برق شرر بار درد کا خوگر
(توفیق احسن برکاتی)

قلم اور اہل قلم علما و مشائخ کرام:

قلم ایک نعمت ہے، یہ سب قلم ہی کا کمال ہے کہ آج ہمارے سامنے قرآن کریم اور حدیث شریف موجود ہے، یہ بھی قلم ہی کا کرشمہ ہے کہ قرآن وحدیث کے نہ صرف متن محفوظ ہیں بلکہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تفاسیر اور احادیث مقدسہ کے تراجم اور شروحات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے، یہ بھی قلم ہی کا اعجاز ہے کہ ہمارے پیارے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ، آپ کے صحابہ کبار اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی نہایت ہی روشن اور تاب ناک عادات و اطوار اور بلند کردار اور سیرت کے روز و شب ہمارے سامنے ہیں، اسی طرح تابعین کرام اور تبع تابعین، سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے نقوش زندگی بھی قلم ہی کے مرہون منت ہیں، ہر دور میں ہمارے علما و صوفیا نے قلم و قرطاس سے اسلام کی نشر و اشاعت میں اپنا بھر پور کردار ادا کیا ہے، اس پر ان کی مختلف موضوعات پر لکھی گئی تصنیفات شاہد و ناطق ہیں، ہماری زبان سے ادا کیے گئے بعض قیمتی کلمات فضا میں بکھر کر رہ جاتے ہیں، اگر زبان سے ادا کیے گئے کلمات کو زیر قلم لایا جائے تو پھر یہ صفحۂ قرطاس پر ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ہر دور کے علما و صوفیا نے جہاد بالقلم کے محاذ پر باقاعدہ قلم کاریاں فرمائی ہیں، عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے ہمارے کئی علمائے کرام اور مشائخ عظام کے قلم کی جولانیاں اور تابانیاں دیدنی ہیں۔

مردِ حق آگاہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ:

چودھویں صدی میں جب برصغیر میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس کے خلاف تحریری طور پر فتنوں کا ایک طوفان اٹھا تو بریلی شریف کے ایک مرد حق آگاہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (1340ھ/1921ء) علیہ الرحمۃ سامنے آئے، ان فتنوں کے خلاف سینہ سپر ہو کر کھڑے ہو گئے، آپ نے ان تمام فتنوں کے سرغنوں کی نہایت دل آزار تحریروں کے تعاقب میں اپنا رہوار قلم ایسے چلایا کہ خنجر خونخوار اور نیزے کا منظر نظر آنے لگا۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے صاحب زادگان، تلامذہ، خلفا اور معاصرین نے قلمی محاذ پر احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ نہایت احسن انداز میں انجام دیا، عصر حاضر کے رضوی فکر کے علما و مشائخ نے جہاد بالقلم کے محاذ پر سرگرم عمل رہنے والوں میں ایک ممتاز نام علامہ مفتی ضیا احمد قادری رضوی زید مجدہ کا ہے۔

علامہ مفتی ضیا احمد قادری رضوی زید مجدہ:

آپ کی ولادت 25 محرم الحرام 1408ھ/19 ستمبر 1987ء کو مملکت خداداد پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع وہاڑی کی تحصیل میلسی کے موضع کوٹ مظفر میں ہوئی، آپ کے والد گرامی الحاج میاں فیاض احمد اور دادا میاں قطب الدین ہیں۔

تعلیم و تربیت:

ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والدین سے حاصل کی، اپنے علاقے کے معروف عالم دین حضرت مولانا حافظ عبد الحمید مہروی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی اور یہاں ہی سے پارہ عم سے سورۃ یٰسین شریف تک حفظ بھی کیا اور مدرسہ انوار رسالت میں حافظ

خورشید احمد قادری صاحب سے قرآن کریم حفظ کی تکمیل کی۔

(2001) مدرسہ عربیہ مہریہ تجوید القرآن قادر پور ڈھکو تحصیل کہروڑ پا ضلع لودہراں میں حضرت علامہ مولانا قاری ضیا محمد مہروی حفظہ اللہ تعالیٰ سے نہایت ہی قلیل عرصہ میں تجوید وقرات کی سند حاصل کی اور امتحان میں ممتاز مع الشرف کے درجہ پر آئے۔

(2001ء) میں ہی جامعہ انوار سلطانیہ حاصل پور میں داخلہ لیا اور یہاں فارسی کی ابتدائی کتب حضرت مولانا مفتی محمد حفیظ اللہ مہروی حفظہ اللہ تعالیٰ سے پڑھیں، یہاں استاد محترم نے آپ کو یہ بشارت دی کہ ضیا احمد ضرور مدرس بنے گا۔

(2002ء) جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کاہنہ نو میں داخلہ لیا، پھر اسی جامعہ کی شاخ جامع مسجد گلزار حبیب گئے اور یہاں عامہ کے امتحان دیے۔ جامعۃ المدینہ بکس گنبد خضریٰ میں ثالثہ کے امتحان دیے، بعدازاں جامع غوثیہ رضویہ کریم بلاک لاہور میں درجہ رابعہ سے لے کر درس نظامی کی تکمیل تک پڑھا۔

(2010ء) میں سند فراغت حاصل کی، بخاری شریف کی آخری حدیث پاک حضرت مفتی محمد مختار احمد درانی حفظہ اللہ تعالیٰ سے پڑھی اور انھوں نے مفتی صاحب کو اجازت حدیث عطا فرمائی۔

فقیہ العصر حضرت مفتی محمد امین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو اجازت حدیث مرحمت فرمائی۔ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی اختر رضا خان علیہ الرحمۃ نے آپ کو صحاح ستہ کی اجازت سے نوازا۔

(2011ء) سے (2014ء) آپ نے یہاں ہی جامع غوثیہ رضویہ میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیے (2015ء) آپ نے فیضـان مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں تخصص فی الفقہ کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سیدنا خواجہ عبد الواحد نقشبندی مجددی المعروف حاجی پیر صاحب علیہ الرحمۃ، تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خان الازہری علیہ الرحمۃ، فضیلۃ الشیخ حضرت العلام مولانا مفتی محمد اطہر علی ہاشمی حفظہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا خواجہ بدر الاسلام مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ سے روحانی فیوض حاصل کیے۔

خانقاہ عالیہ بریلی شریف سے سند اجازت وخلافت حاصل ہے۔

سفر حرمین شریفین:

(2015ء) میں پہلی بار (2017ء) میں دوسری بار اور (2018ء) میں تیسری بار آپ کو زیارت حرمین شریفین کی سعادت نصیب ہوئی۔ (2007ء) میں آپ نے عراق کا سفر کیا، کربلائے معلی، نجف اشرف اور بغداد شریف کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

دروس قرآن کریم:

(2015ء) میں آپ نے نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا اور (2020ء) میں درس قرآن کا پہلا دور پایۂ تکمیل کو پہنچا تو حضرت شیخ الاسلام والمسلمین امیر المجاہدین حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ نے آپ کی دستار بندی فرمائی اور وہ بھی اپنے عمامہ شریف سے جو آپ کے ذاتی استعمال میں تھا۔

دوسرا دور (2020ء) سے شروع ہوا جس کے اب تک انیس پارے ہو چکے ہیں۔ اگر آپ کے درس قرآن کریم کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا جائے تو یہ بھی قرآنیات میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگا۔

جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات:

آپ نے اپنے علاقہ کوٹ مظفر میں بچیوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے اپنے زمانہ طالب علمی میں ہی (2005ء) میں جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کا قیام عمل میں لائے۔ الحمد للہ نہایت کامیابی و کامرانی سے اس میں درس و تدریس کا عمل جاری و ساری ہے۔ عصر حاضر میں ہمارے دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے علمائے کرام کی اکثریت اپنے آپ کو مسجد کی امامت وخطابت تک ہی محدود رکھتی ہے اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو امامت کا فریضہ بھی احسن انداز میں سرانجام نہیں دے سکتے۔ (الا ماشاء اللہ)

ایسی مثالیں بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہیں کہ ہمارے دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے کوئی ایسا ہو جو حافظ قرآن ہو، عالم دین ہو، مدرس ہو خطیب ہو اور پھر صاحب قلم بھی ہو۔ ہمارے اسلامی مدارس کے سربراہوں کو اس جانب ضرور توجہ دینی چاہیے، مجھے خوشی ہے کہ میرے ممدوح علامہ مفتی ضیا احمد قادری رضوی زید مجدہ میں یہ تمام اوصاف بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

آپ ایک عالم باعمل، ایک نہایت ہی محنتی مدرس، حافظ قرآن، منتظم اور ایسے مرد مجاہد ہیں کہ بیک وقت کئی محاذوں پر نہایت مردانہ وار سرگرم ہیں اور فتوحات کے جھنڈے گاڑے ہوئے آگے بڑھ

رہے ہیں۔

طلع البدر علینا:

آپ نے (2016ء) میں جہاد بالقلم کا آغاز کیا، جب حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں قدوم میمنت لزوم فرمایا تو یہاں بنی نجار کی بچیوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر نہایت والہانہ انداز میں نعتیہ اشعار پڑھے۔

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
ایها المبعوث فینا جئت بالأمر المطاع

ترجمہ: ٹیلوں کے پیچھے سے چاند طلوع ہو گیا، اللہ تعالی کے لیے پکارنے والے کی دعوت پر، ہمارے لیے شکر ادا کرنا واجب ہو گیا ہے، اے ہمارے حبیب کریم یا آپ واقعی ایسا پیغام لائے ہیں جو قابل اطاعت ہے۔

اللہ اللہ بنی نجار کی بچیوں کے ان نعتیہ استقبالیہ اشعار کو ایسی شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہوا کہ آج شاید ہی کوئی ایسی با ذوق مسلمان ہو جس کی زبان پر یہ الہامی اور وجدانی مصرع طلع البدر علینا نہ ہو۔

علامہ مفتی ضیا احمد قادری رضوی زید مجدہ کو مدینہ منورہ کی بنی نجار کی بچیوں کا نعتیہ اور استقبالیہ مصرع دل کو ایسا لگا کہ آپ نے "طلع البدر علینا "ہی کے نام سے اپنی پہلی کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کی، جس میں آپ نے نہایت ہی عشا قانہ اور محققانہ انداز میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی سیرت مبارکہ کے حوالے سے قلم اٹھایا اور موضوع کا حق ادا فرمادیا۔ آپ کی اس پہلی کتاب میں بھی تحفظ ناموس رسالت کا موضوع موجود ہے گویا کہ جہاد بالقلم میں قدم رکھتے ہی مسئلہ ناموس رسالت کی حساسیت، اہمیت وافادیت کو موضوع سخن بنانے کو آپ نے ترجیح دی، واقعی ناموس رسالت کا تحفظ کیے بغیر حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی عظمت ورفعت کا بیان احسن انداز میں احاطہ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔

یقیناً ناموس رسالت اور ختم نبوت کا تحفظ ہمارے جہاد بالقلم کا نکتۂ آغاز ہے۔ طلع البدر علینا کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے جہاد بالقلم کے نشریاتی محاذ کے لیے مکتبہ طلع البدر علینا کا قیام بھی عمل میں لایا۔ اور اپنی ساری کتاب کو اس کے زیر انتظام شائع کر کے عام کر رہے ہیں، اللھم زد فزد۔

آپ نے تدریس اور خطابت کے ساتھ ساتھ نہایت ہی برق رفتاری سے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی فرمائی اور ہر ماہ کوئی نہ کوئی کتاب آپ کی منصۂ شہود پر آئی۔ اب تک چھوٹی بڑی ایک سو کتب نوک قلم سے ترتیب پا چکی ہیں اور ان میں سے تقریباً پچاس زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی اور پچاس زیر طبع ہیں، اللہ تعالی کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

یوں تو آپ کی ہر کتاب میں عشق رسالت ﷺ کے عناصر بدرجۂ اتم موجود ہیں، لیکن یہاں آپ کی چند ایسی کتابوں کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں جن میں آپ نے ناموس رسالت مآب ﷺ کے تحفظ میں اپنی قلم کاریاں دکھائی ہیں۔

اذان حجاز:

یہ عظیم وضخیم کتاب انتیس ابواب پر مشتمل ہے اور یہ ابواب 582 صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، ان ابواب میں مسجد ضرار اور اس کے نمازی، منافقین کو مسجد نبوی شریف سے کیسے نکالا گیا، رسول اللہ ﷺ کی محبت میں رشتہ داری نہیں دیکھی جاتی، بد مذہبوں سے دور رہنے کا بیان، رسول اللہ ﷺ کا لعنت فرمانا، رسول اللہ ﷺ کا دعائے ضرر فرمانا، اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں، رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھانا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا دعائے ضرر کرنا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا درس غیرت، صوفیا اور درس غیرت، بدر میں صرف گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم تھا، گستاخ سے سختی کرنا اور سخت کلام او نفرت کرنا، گستاخوں کی معافی کے حکم کے منسوخ ہونے کا بیان، کافروں کو اب معافی نہیں ہے، گستاخوں کو معاف کرنے کی وجہ؟ جانور اور تحفظ ناموس رسالت، مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات، رسول اللہ ﷺ پر کفار کے مظالم، کفار کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم، غزوات وسرایا کی درجہ بندی، دجال کے سپاہی۔ میں بالخصوص اور دیگر ابواب میں بالعموم آپ نے نہایت ہی دلائل وبراہین کی روشنی میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے گستاخوں، بے دینوں، جہاد کے مخالفین، منافقین اور معاندین و کافرین کے اسلام اور مسلمین کو بدنام کرنے کی فریب کاریوں کا پردہ چاک فرمایا۔ عرض فقیر کے آغاز میں آپ نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا ایک ایسا فرمان شریف نقل فرمایا ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، یہ فرمان شریف آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"جب کوئی گستاخی کرے تو گستاخ کو جواب دینا لازم ہے اور لوگ اس معاملے میں سستی کا شکار ہیں اور اسے پرہیزگاری سمجھتے ہیں، حقیقت میں تقویٰ یہی ہے کہ گستاخوں کو بھرپور جواب دیا جائے۔"

اس فرمان امام احمد رضا علیہ الرحمۃ سے وہ تمام علما و مشائخ درس عبرت لیں جو سرعام گستاخیاں اور بے باکیاں دیکھ کر بھی خاموش رہنے کو ہی تقویٰ اور پرہیزگاری کا نام دیتے ہیں، جو مردہ یزید سے تو برملا نفرت کا اظہار کرتے ہیں لیکن یزیدان عصر کی محبت میں گرفتار نظر آتے ہیں، فاضل مصنف حضرت علامہ مفتی ضیا احمد قادری رضوی زید مجدہ حجاز مقدس سے بلند ہونے والی اذان کی غرض و غایت عامۃ المسلمین کے لیے احاطۂ تحریر میں لے آئے، آپ کی یہ کتاب (1438ھ/2019ء) پہلی بار شائع ہو کر سامنے آئی۔

صوفیاے کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام:

آپ کی یہ کتاب نہایت ہی وقیع و رفیع دو ضخیم جلدوں میں پہلی بار (1439ھ/2017ء) میں شائع ہو کر سامنے آئی، دونوں جلدوں کے سولہ سو صفحات ہیں اور یہ اپنے موضوع پر ایک انوکھی کتاب ہے، جس میں آپ نے نہایت عرق ریزی اور جان سوزی سے صوفیاے کرام کی دعوت عزیمت کو احاطۂ تحریر میں لایا ہے، آپ نے حقائق کے اجالے میں یہ کتاب ترتیب دی ہے، اس کی سطر سطر سے آپ کی محنت اور تحقیق ظاہر و باہر ہے۔ آپ نے ثابت فرمایا کہ ہمارے صوفیاے کرام حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی محبت کے اسیر تھے، آپ کی سنتوں کے عاشق زار تھے، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات کے علم بردار تھے، تمام گستاخوں سے بے زار تھے، ہمیشہ یہود و نصاریٰ کی ریشہ دوانیوں کے خلاف برسرے پیکار تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی برہان اور غیرت دینی کی ایک للکار تھے، آپ نے اس کتاب میں نہایت ہی جرات و استقامت سے موجودہ خانقاہی نظام کو صوفیاے کرام کی مجاہدانہ زندگی کا آئینہ دکھا دیا اور صاف بتا دیا ہے کہ ہمارے اسلاف کرام نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ عزیمت کا راستہ اختیار کیا ہے، انہوں نے کبھی بھی رخصت کی راہ اختیار نہیں فرمائی، یہ ایسی کتاب ہے جو ہر خانقاہ کے کتب خانے میں پہنچنی چاہیے، تاکہ سجادہ نشین اس کا مطالعہ کریں اور اپنے اکابر صوفیاے کرام کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ زندگی سے اپنے اندر حرارت پیدا کریں۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

دی میسج فلم اور ایمان کا زوال:

دی میسج نامی فلم جو حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے مقدس زمانے کے واقعات پر مشتمل ہے، اس میں صرف حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی ذات اقدس کو چھوڑ کر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نام سے کرداروں کو پیش کیا گیا، تین سو تیرہ بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی میدان بدر میں دکھائے گئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں پر کردار مختلف اداکاروں، فنکاروں اور مراثیوں نے ادا کیے، ایک شخص کو ابوجہل دکھایا گیا ہے، اور وہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی کر رہا ہے کوئی مجنون تو کوئی کاہن اور کوئی ساحر بک رہا ہے۔ العیاذ باللہ تعالی. نقل کفر کفر نباشد۔

اس فلم میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی نہایت واضح گستاخی اور توہین ہے اور مراثیوں کا اپنے آپ کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے روپ میں ظاہر کرنا یہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی صریح گستاخی اور توہین ہے، ایسی گستاخانہ فلم پرائیوٹ چینل جیو نیوز پر دکھائی گئی تو میرے ممدوح مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ کی رگ غیرت وحمیت پھڑکی، آپ نے قلم اٹھایا اور اس فتنۂ عظیمہ کا تعاقب فرمایا، آپ کا محاکمہ "دی میسج فلم اور ایمان کا زوال" کے نام سے (1438ھ/2017ء) میں شائع ہو کر سامنے آئی۔ آپ نے اس مختصر مگر جامع کتاب میں فلم بنانے کا مقصد، فلم بنانے والوں کا تعارف، اس کی شرعی خرابیاں، علماے اہل سنت کے فتاویٰ، گستاخوں کے خلاف حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے گیارہ فیصلے اور آخر میں فتوی فی حرمت تصویر الانبیا علیہم السلام کا خلاصہ بھی دے دیا ہے، تمام اہل اسلام کو آگے بڑھنا چاہئے اور اس قسم کی بے ہودہ اور گستاخان فلموں کے خلاف بھرپور احتجاج اور رد کرنا چاہیے، اس قسم کی فلمیں اسلام کے خلاف ایک گہری سازش کا شاخسانہ ہیں، یقیناً ایسی بے ہودہ اور گستاخانہ فلمیں ہمارے ایمان کے زوال کا سبب بن سکتی ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

(جاری)--------------

انوار حیات

ناموسِ رسالت کے تحفظ میں
مفتی ضیا احمد قادری رضوی کی قلم کاریاں

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام:

یوں تو حضور الشیخ الامام عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار اور تعلیمات و کرامات پر مختلف زبانوں میں سیکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور شائع ہو چکی ہیں، لیکن فاضل محقق حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ نے جب آپ کی مجاہدانہ زندگی پر قلم اٹھایا تو یہ موضوع چار بڑی جلدوں میں بائیس سو صفحات میں سمایا، آپ نے دلائل و براہین کی روشنی میں حضور الشیخ الامام عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی دعوت و عزمت، جرات و استقامت، ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے آپ کی جدوجہد کو صفحہ قرطاس پر منتقل فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کی جانے والی یہ کتاب تمام کتابوں میں ممتاز اور نمایاں رہی، یہ کتاب بھی ہر خانقاہ میں ضرور پہنچنی چاہیے۔ اس پر بھی ناچیز ہیچمداں کو تقدیم لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ پر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کی حقیقت:

ایک مشہور واقعہ ہے جو ہمارے تعلیمی نصاب میں شامل ہے کہ ایک بڑھیا حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ پر کوڑ ڈالا کرتی تھی، سب سے پہلے اس جھوٹی روایت کے خلاف امیر المجاہدین شیخ الاسلام و مسلمین مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالی نے آواز بلند فرمائی کہ یہ روایت ہی جھوٹی ہے اور انگریز کی خانہ ساز ہے۔ جو سازش کے ساتھ ہمارے نصاب میں شامل کر دی گئی ہے۔ علامہ مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ نے اس روایت کے جھوٹا ہونے پر مزید کام کیا اور رسول ﷺ پر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کی حقیقت کے عنوان سے ایک کتاب بھی لکھ دی، یہ کتاب 336 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی پہلی طباعت (1440ھ/2019ء) کو ہوئی۔ اس میں چار ابواب ہیں، پہلے باب میں چھ اور دوسرے میں چار، تیسرے میں تین اور چوتھے میں چار فصلیں ہیں اور آخر میں پاک و ہند، عرب و عجم علمائے دیوبند اور علمائے اہل حدیث کے فتاویٰ جات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

تمام مکاتب فکر اور عرب و عجم کے علما اور محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ بڑھیا والی روایت موضوع اور من گھڑت ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کا قصہ محققین کی نظر میں:

جب کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کے قصے کو مفتی عبدالغفور الوری نے ثابت مانتے ہوئے اس پر ایک رسالہ ترتیب دیا تو آپ کا راہوار قلم پھر چلا تو نتیجۃً پھر ایک جامع کتاب "کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کا قصہ محققین کی نظر میں" منظر عام پر آئی۔ آپ نے اس میں معترضین کا معقول جواب دیا، آپ کا یہ مستند جواب 384 صفحات میں سمایا۔ آپ نے اس کتاب میں اقوال علما و محدثین کی تصریحات، یہود و نصاریٰ کی سازشیں، لا تقولوا راعنا، وہ روایات جن کا بیان کرنا ہی منع ہے، کون سے مسائل بیان کرنے حرام ہیں، غلط قصے جو عوام و خواص میں مشہور ہیں، موضوع روایات وغیرہ جیسے عنوانات پر سیر حاصل بحث فرما کر ناموس رسالت کے تحفظ میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

چالیس دروس ناموس رسالت:

آپ کے قلم فیض اثر سے چالیس دروس ناموس رسالت نامی کتاب (1442ھ/2020ء) میں منظر عام پر آئی، اس کا دوسرا نام "وفاء الوفاء فی دفاع مصطفی ﷺ" بھی ہے، یہ کتاب بھی آپ نے حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے عشق میں ڈوب کر لکھی، جس پر کتاب کی سطر سطر شاہد و ناطق ہے، یہ ایسی کتاب ہے جس میں آپ نے قرآن کریم سے ناموس رسالت کے حوالے سے آیات کا ترجمہ و تفسیر نہایت آسان اور عام فہم انداز میں یکجا فرما دی، گویا آپ نے ناموس رسالت کے حوالے سے

دریا کو کوزے میں بند کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ خطبا اور ائمہ اس کتاب کو حرز جان بنائیں اور اس سے درس ناموس رسالت دیں۔

یہ امت بزدل نہیں ہے:

512 صفحات پر مشتمل یہ کتاب (1442ھ/2021ء) میں طباعت کے مراحل سے گزر کر سامنے آئی، یہ پینتیس ابواب پر مشتمل ہے، آپ نے احادیث مقدسہ میں دستیاب سارا ذخیرہ کھنگالا اور پھر احادیث شریفہ کی روشنی میں اس حقیقت کو واضح فرمادیا کہ واللہ یہ امت بزدل نہیں ہے۔ امت کے بچوں اور جوانوں میں جذبۂ جہاد، ذوق عبادت، تحفظ ناموس رسالت اور علم وعلما کی اہمیت پیدا کرنے والی یہ گراں قدر کتاب ہے، اسے ہر مسلم گھرانے میں پہنچانا چاہیے، والدین کو معمول کے مطابق اس کتاب کو اپنی اولاد کو سنانا چاہئے تاکہ ہماری اولاد میں دینی غیرت وحمیت ہمیشہ جاگزیں رہے۔

اذانِ یمامہ:

534 صفحات پر مشتمل یہ کتاب بھی (1442ھ/2021ء) میں طبع ہو کر سامنے آئی، اس میں فاضل مصنف حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، الاربعین فی معنی خاتم النبیین (ان چالیس احادیث کو الگ کتابی صورت میں بھی شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ از صابر) منکر ختم نبوت کے کفر کے متعلق ائمۂ اسلام کے نظریہ کو زیر بحث لایا گیا ہے اور امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے امیر المجاہدین شیخ الاسلام والمسلمین حافظ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالی اور جنگ یمامہ سے معرکۂ فیض آباد تک مجاہدین ختم نبوت کا نہایت ہی حسین وجمیل تذکرہ پیش کیا۔

تفسیر ناموس رسالت:

قرآن کریم اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے، جو حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان فیض ترجمان سے قرآنی آیات کریمہ کی تفسیر وتفہیم اور تشریحات توضیحات فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، ان کے بعد تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین نے قرآن کریم کی تفسیر وتشریح فرمائی، دنیا کی ہر زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر کی گئی ہے۔ اس آفاقی اور لافانی پیغام کی نشر واشاعت ہر دور میں کی گئی ہے، خطۂ برصغیر نے بھی قرآن فہمی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا، یہاں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور تفاسیر لکھی گئی ہیں، جن کی تعداد بیسیوں میں ہے، دیگر زبانوں کی طرح اردو زبان میں بھی قرآن کریم کے تراجم اور تفاسیر کی تعداد بے شمار ہے۔ اردو قرآنی تراجم میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کنزالایمان کو شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔ اردو زبان میں ہمارے اکثر علمائے کرام نے اسی ترجمۂ قرآن کو مد نظر رکھتے ہوئے تفاسیر لکھیں۔

حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ ناموس رسالت کے حوالے سے قرآن کریم میں غوطہ زن ہوئے تو سب سے پہلے آپ کے پیش نظر بھی کنزالایمان ہی رہا اور پھر اپنا ترجمہ "ضیاء الایمان" حضور قطب مدینہ الشیخ ضیاء الدین احمد قادری علیہ کی نسبت سے کیا تفسیر لکھنا شروع کی تو لکھتے چلے گئے کہ پانچ ضخیم جلدوں میں اور تقریبًا 4000 صفحات میں سمائی اور (1442ھ/2020ء) میں طبع ہو کر سامنے آئی تفسیر کا عربی نام تفسیری محی الدین فی دفاع خاتم النبیین المعروف "تفسیر ناموس رسالت" ہے۔ تفسیری محی الدین حضرت سید الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ہے۔ قرآن کے مترجم اور مفسر کے لیے ضروری ہے کہ جس زبان میں ترجمہ وتفسیر کر رہا ہے وہ اس زبان اور عربی کے معانی پر کامل دسترس رکھتا ہو اور اللہ تعالی کی عظمت وجلالت اور انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت ورسالت کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتا ہو، الحمد للہ ہمارے ممدوح حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ ایک سچے عاشق رسول ہیں، آپ نے کنزالایمان کی اتباع میں "ترجمہ ضیاء الایمان" اور اکابر مفسرین کرام کی تفاسیر کی روشنی میں "تفسیر ناموس رسالت" لکھنے کی سعادت حاصل کی۔

ماشاءاللہ آپ کی زبان عام فہم، شستہ ہے، آپ نے تقدس الوہیت اور انبیائے کرام علیہم السلام کی عظمت ورفعت کو ملحوظ خاطر رکھا ہے، اس پر آپ کی تفسیر شریف کا نام بھی شاہد وناطق ہے، پھر آپ نے تفسیر ایک عظیم عاشق رسول بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول حضرت شیخ الحدیث مولانا حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کے حکم پر لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ جب امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کو اس کی اشاعت سے قبل اس کی خوش خبری سنائی گئی تو آپ نے فرحت جذبات میں آکر فرمایا کہ... "قرآنی نکتہ نظر سے ناموس رسالت کے موضوع پر تاریخ اسلام میں اتنا بڑا کام اس سے پہلے کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔"

آپ علیہ الرحمۃ نے جو بات کی لاجواب کی، واقعی تفاسیر کی دنیا میں ناموس رسالت کے حوالے سے ایسی جامع تفسیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔

تم پہ کتنا ہے کرم اس مالک تقدیر کا
کام تم سے لے لیا قرآن کی تفسیر کا

ہر جلد کے آخر میں ماخذ و مراجع کی ایک طویل فہرست موجود ہے، جس سے یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ فاضل مفسر نے یہ لکھنے کے لیے سیکڑوں قرآنی تراجم اور تفاسیر کا بنظر عمیق مطالعہ فرمایا، آپ کی یہ منفرد تفسیر قرآنی آیات، احادیث مقدسہ، صحابۂ کرام، تابعین و تبع تابعین اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے ارشادات سے مزین ہے، آپ نے ہر جلد کے آغاز میں ضمنی فہرست اور آخر میں تفصیلی فہرست دے کر قاری کے لیے مطلوبہ مضامین میں پہنچنے کے لیے آسانی پیدا کردی ہے۔

تفسیر ناموس صحابہ:

اسی ایک تفسیر پر مفسر قرآن حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ کا راہوار قلم رکا نہیں بلکہ مزید آگے بڑھ رہا ہے اور ابھی چار ضخیم جلدوں میں تفسیر ناموس صحابہ منصۂ شہود پر لا رہے ہیں، ماشاء اللہ یہ تفسیر اپنے موضوع پر بے مثال اور لاجواب ہے، اس میں بھی آپ نے تفسیر ناموس رسالت کی طرح نہایت تحقیق سے کام لیا ہے، آپ نے صحابۂ کرام اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و رفعت کو اس تفسیر میں نہایت مفسرانہ اور عالمانہ انداز میں صفحۂ قرطاس پر لے آئے ہیں، اس دور میں یہ تفسیر بھی منفرد اور بے مثال ہے، اس تفسیر میں آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ناصبیت، خارجیت، رافضیت اور تفضیلیت کی پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ نہایت احسن انداز میں فرمایا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے دفاع میں لکھی گئی اس بے مثال تفسیر کو پڑھنے والے کے دل میں اگر ایمان کی ذرا سی بھی رمق ہوئی تو وہ حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کبھی بھی ہتک آمیز رویہ اختیار نہیں کرے گا، یہ تفسیر ان علما و مشائخ کے لیے انمول خزانہ ہے جو اپنے آبا و اجداد کے آستانوں پر بیٹھ کر ان کے عقائد و نظریات سے منہ موڑ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آپس کے مشاجرات اور معاملات کو نہایت ہی بھونڈے انداز میں زیر بحث لانے میں اپنے علم پر اتراتے ہیں اور سرعام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں عدالتیں لگا کر باقاعدہ فیصلہ سناتے ہیں، استغفر اللہ استغفر اللہ، نعوذ باللہ من ذلک۔

اس تفسیر کا پورا نام ”تفسیر ضیاء الدین فی دفاع اصحاب خاتم النبیین“ المعروف ”تفسیر ناموس صحابہ“ ہے۔ ماشاء اللہ کیا ہی عمدہ نام ہے۔ عصر حاضر میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی پاک طینت ہستیوں پر مختلف فتنوں نے طوفان بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے، یہ تفسیر اس طوفان کے آگے ایک مضبوط بند باندھنے کے مترادف ہے، اللہ کرے یہ طوفان تھم جائے۔

حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ کی تفسیر کے باب میں ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کے تحفظ میں قلم کاریاں اپنے عروج پر نہایت برق رفتاری سے جاری و ساری ہیں، الحمد للہ علی ذالک۔

تفسیر ختم نبوت:

یمامہ سے لے کر فیض آباد تک عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والے تمام طوفانوں کا محافظین ختم نبوت نے نہایت جواں مردی اور دلیری سے ہر محاذ پر مقابلہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، شومیِ قسمت کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف فتنۂ قادیانیت اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ موجود ہے، لہٰذا محافظینِ ختم نبوت بھی نہایت جرأت و استقامت کے ساتھ میدان عمل میں رہیں اور آخری دم تک اس فتنۂ خبیثہ کا مقابلہ کرتے رہیں۔

حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ کی ایک تیسری تفسیر بعنوان ”تفسیر منۃ رب العالمین فی معنی خاتم النبیین المعروف تفسیر ختم نبوت“ بھی بہت جلد نہایت آب و تاب سے منصۂ شہود پر آنے والی ہے۔ ماشاء اللہ تفسیری دنیا میں یہ تفسیر بھی اپنی مثال آپ ہے، اس میں آپ نے نہایت محنت و تحقیق سے قرآنی آیات کریمہ سے خاتم النبیین کے معنی و مفہوم پیش فرمائے ہیں، نیز ختم نبوت کی عظمت و رفعت، اہمیت و افادیت کو ظاہر و باہر فرمایا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں فتنۂ قادیانیت کی جانب سے تمام شکوک و شبہات کا نہایت احسن انداز میں ازالہ بھی فرمایا گیا ہے، یقیناً عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے یہ تفسیر ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

بشارات و نوازشات:

نہایت ہی قلیل عرصہ میں ناموس رسالت کے تحفظ میں آپ کے قلم کی روانی اور جوانی دیکھ کر ہمارے ارباب علم و دانش محو حیرت ہیں کہ حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ کوئی مشین ہیں یا کیا ہیں؟ جولانی، برق رفتاری سے جہاد بالقلم کے محاذ پر فتوحات کے

جھنڈے گاڑتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

یادگار اسلاف حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی علیہ الرحمۃ (جنھوں نے حضور امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کو امیر المجاہدین کا لقب دیا تھا) نے ایک بار اپنی حیرت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا تھا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ انسان نہیں بلکہ کوئی جن ہیں جو اتنی تیزی سے کتابیں سامنے لا رہے ہیں۔

محبی و مخلص حضرت مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ جن ہیں اور نہ ہی کوئی مشین ہیں بلکہ وہ صرف ایک انسان ہیں لیکن حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے ایک سچے غلام ہیں، نہایت ہی درویش صفت نوجوان عالم دین ہیں، ریاکاری اور تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور ہیں۔ دن رات لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں حضور الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے خوشہ چین ہیں اور فکر رضا کے امین ہیں، آپ کے جہاد بالقلم کے پیچھے روحانی تصرفات ہیں اور حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی نوازشات ہیں، اس پر شاہد کئی بشارات ہیں، الحمد للہ علی ذلک۔

☆تفسیر ناموس رسالت کے آغاز میں "عرض فقیر" کے تحت تحدیث نعمت کے طور پر آپ خود فرماتے ہیں: جب فقیر پر تقصیر کتاب "رسول اللہ ﷺ پر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کی حقیقت" لکھ رہا تھا تو بہت سے مولویوں نے کہا کہ اس کو طبع نہ کروائیں کیوں کہ یہ قصہ حکومتی کتابوں میں موجود ہے، اس طرح حکومتی اوباش آپ کو تنگ کریں گے اور جس دن یہ کتاب پوری ہوئی اسی دن نماز فجر میں درس دینے کے بعد میں اپنے حجرے میں لیٹ گیا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف جو حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھی، بالکل چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں، میں دروازہ شریف سے داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ منبر پر جلوہ فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ "ضیاء احمد نہیں آیا؟" بس اتنا سنتے ہی میں مسجد شریف میں داخل ہو گیا، جب بیدار ہوا تو پختہ ارادہ کر لیا کہ اب جو کچھ بھی ہو جائے یہ کتاب ضرور طبع کروانی ہے۔ بحمد اللہ ارادہ پہلے بھی پختہ تھا مگر مزید قوت پیدا ہو گئی اور یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کتاب حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی بارگاہ ختم نبوت میں مقبول ہو گئی ہے۔ (تفسیر ناموس رسالت، ۱:۵)

☆ایک سید صاحب نے بیان کیا کہ فقیر کو حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی زیارت عالی شان کا شرف اور اعزاز حاصل ہوا ہے، آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حضور امیر المجاہدین ولی کامل حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کو موجود پایا ہے، پھر ناچیز نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک کتاب موجود تھی، جس پر واضح حروف میں "تفسیر ناموس رسالت" تحریر تھا، نیچے اس کے مصنف کا اسم "مفتی ضیاء احمد قادری رضوی" تحریر تھا، میرے حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے اس کتاب کی کچھ ورق گردانی کے بعد اس کتاب کو قبلہ امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کو عطا فرمایا اور امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ نے بھی حضور تاجدارت نبوت ﷺ کے حکم پر اس کتاب کی ورق گردانی کی اور حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے فرمایا کہ تم ضیاء احمد کو ہمارا اسلام پہنچا دو اور اس کو کہو کہ ہم نے تیری خدمت قبول کر لی ہے۔ (چالیس دروس ناموس رسالت:۵)

☆محبی و مخلصی مفتی ضیاء احمد قادری رضوی زید مجدہ نے تحدیث کے طور پر ناچیز ہیچمداں احقر سید صابر حسین شاہ غفرلہ کو یہ بشارت خود سنائی۔

تفسیر ناموس رسالت لکھنے سے قبل فقیر نے خواب دیکھا کہ امیر المجاہدین شیخ الاسلام والمسلمین حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کو ملنے کے لیے حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ ناموس رسالت کے موضوع تفسیر لکھنا چاہتا ہوں، اجازت عطا فرما دیں، فرمانے لگے کہ تم مجھ سے پوچھنے کے لیے آ گئے ہو تم حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے اجازت طلب کرو، چنانچہ بندہ نے عرض کیا کہ جناب نے درست فرمایا، میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا ہوں اور ان سے اجازت طلب کرتا ہوں، مجھے بڑی مشکل سے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مسجد شریف ملی، خدمت میں حاضر ہوا اور تفسیر ناموس رسالت لکھنے کی اجازت طلب کی تو فی الفور اجازت عطا ہوئی اور بعد ازاں حضرت امیر المجاہدین علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ فرمانے لگے کہ اب تم کو بڑی بارگاہ سے اجازت مل گئی ہے، پھر میرے پاس کیوں آ گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تفسیر ناموس رسالت لکھنا شروع کرو، اللہ تعالیٰ خیر فرمائے گا۔ الحمد للہ ایسا ہی ہوا، تفسیر لکھنے بیٹھا، غائبانہ امداد شامل حال رہی اور انتہائی قلیل عرصہ میں تفسیر پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی۔

اللہ تعالیٰ مفتی ضیاء احمد قادری کے علم و عمل اور قرطاس قلم میں مزید جولانیاں، روانیاں، فراوانیاں، تابانیاں اور آسانیاں عطا فرمائے، انہیں ہمیشہ شاد و آباد اور بامراد فرمائے، دنیا و آخرت میں کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء المسلمین خاتم النبین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین.☆